اور الیکشن کمیشن حلفِ وفاداری لے چکے ہیں الیکشن اور امیدواروں کی اہلیت سے متعلق غیر مبہم اور واضح ہدایات دیتا ہے گزشتہ انتخابات میں خود آئین کے محافظوں کے ہاتھوں اس سلسلہ میں جو تضحیک اور استہزاء ہوتی رہی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی سزا بھی ملتی رہی۔ اب کے بار دوبارہ اس غلطی کو نہ دہرائیے دستوری توضیحات کے مطابق امیدواروں کو خوب خوب جانچا پرکھا اور ٹٹولا جائے ہمیں یقین ہے کہ ارباب بست وکشاد سمیت وہ تمام افراد اور عناصر جو اسلام کو اپنی زندگی کا حاصل اور پاکستان کو عملاً اسلامی مملکت دیکھنے کی سچی آرزو اپنے دل میں رکھتے ہیں اس تجویز اور دستور کے واضح دفعات کو عمل کی منزل تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں گے ۱۴ راگست کے یوم آزادی کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ملک کے نظریاتی اساس کی محافظ تیار دست سامنے آئے اور وہ اسی طرح ممکن ہے کہ انتخابات میں امیدواروں کی اہلیت کا دستوری معیار پورا کیا جائے اللہ مصرف القلوب سے دعا ہے کہ وہ اس چھوٹے سے جائز اور ہر لحاظ سے موزوں واقعتاً ایک دستوری مطالبہ کو عملی اقدام کی صورت میں ڈھال دیں اگر یہ بات مان لی جاتی ہے تو یہ بارانِ رحمت کا پہلا قطرہ بنے گا جو اس مملکت میں اسلام کے عملی نفاذ کی صورت میں چھم چھم برسے گی اور ملت اسلامیہ کے کشتِ ویران پر موسم بہار بن کر آئے گی اور ہم جس خوفناک ملی انتشار اور لادینیت کے فروغ و غلبہ کی صورت میں جس عذاب میں مبتلا ہیں اس سے نجات حاصل ہوگی۔

امیدواروں کی اہلیت کے سلسلہ میں دستوری دفعات کے تحفظ و ترویج کا مطالبہ کوئی اچھبا نہیں اس سے کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی ہم نے ۴۷ سال کا عرصہ جس انداز میں گزارا اور گزشتہ انتخابات کے نتیجہ میں جس طرح کے افراد و عناصر (الا ماشاء اللہ) ہم منتخب کر کے ان کے ہاتھ میں زمام اقتدار دیتے رہے، ملکی ریاست، وسائل اور معاشرے پر جو لوگ حاوی مسلط یا مؤثر رہے اس کے نتیجہ میں پاکستانی معاشرہ جس نہج پر پروان چڑھتا رہا اس اعتبار سے نفاذِ اسلام کی مساعی اور اس کے نتائج کا ظہور اسی قدر ہونا تھا، جتنا ہوا ہے گزشتہ انتخابات اور عملی سیاسیات میں غالب آنے والوں نے

- اسلام کو نعرے کی حد تک اختیار کیا۔
- اسلام کو اپنے مفاد یا اقتدار کے حصول اور تحفظ کے لیے استعمال کیا۔
- اسلام کو اپنی جماعت کی مقبولیت یا انتخابات میں کامیابی کی غرض سے پیش کیا۔
- اسلام کو تقریر اور تحریر تک محدود رکھا۔
- اسلام کو رواداری اور غیر جانب داری کی زہر آلود تلوار کا شکار کیا۔

- اسلام کو اپنے اپنے مسلکی گروہوں اور حد بندیوں میں ٹکڑے ٹکڑے کرکے پیش کیا۔
- اسلام کو اپنے اپنے اذہان کے مطابق تاویلات کی چکی میں پیش کر اس کا حلیہ تک بگاڑ دیا۔
- اسلام کو جدید زمانہ کے حالات کے مطابق ڈھالنے کا خطرناک کھیل کھیلا۔
- اسلام کو سیاستِ کفار کا تابع بنانے کی ظالمانہ جسارت کی
- اسلام کو مغربی اندازِ زندگی میں سمونے کی ملحدانہ کوشش کی
- اسلام کے قطعی احکام، حرمت سود، پردہ، حدود اور شرعی سزاؤں کو وحشیانہ، اور ظالمانہ قرار دیکر سرعام اس کی تعلیمات کا استہزاء کیا۔
- اسلام کو زندگی کے تمام شعبوں سے عملاً خارج کرکے غیر اسلامی زندگی کو اپنایا۔
- سیاست کا مرحلہ آیا تو اسلامی جمہوریت کا لیبل لگایا۔
- معیشت کا مسئلہ آیا تو اسلامی مساوات اور محمدیؐ مساوات کی اصطلاحات ایجاد کیں۔ نظام زندگی کی بات کی تو اسلامی سوشلزم کے حوالے سے اپنی شناخت کی۔
- گھریلو زندگی کو دیکھا تو مغرب کا معون طرز بود و باماند اپنایا۔
- عورت کے پردہ کے مسائل پر بات آئی تو مساواتِ مرد و زن کا جنسی طرز عمل اپنایا۔
- تجارت کی باری آئی تو سود کو بنیادی اینٹ بنایا۔
- صحافت کا روبار کرنے کا سوچا تو دنیا بھر کی فحاشی اور منافقت میں اسکی کامیابی کا راز پایا۔
- تعلیم کی راہ نکالی تو دین کو خارج کرکے ہر بے دینی، لسانی، گروہی، صوبہ جاتی جراثیم داخل کئے۔
- عدالت کی طرف آئے تو اسلام کو پسِ پشت ڈالا

اور پھر اپنے اردگرد، اپنی ذات سے لے کر اس معاشرے کے اونچے ترین فرد اور ذمہ داروں تک کو دیکھ لیجئے سابقہ حکمرانوں سمیت ملک کے تمام چھوٹے بڑے سیاستدانوں کو جانچ لیجئے، کونسی شخصیت کون سا مقام، اور کونسا مرحلہ تھا جہاں اسلام کسی بھی طرح نظر آیا ہو؟ (الا ماشاء اللہ) خدا کا شکر ہے کہ ایسے ماحول، متعفن معاشرے، مغربی طرزِ سیاست، دجل و فریب کے غلبۂ دولت کی یلغار، عیاشانہ نظام زندگی، زندقہ والحاد، فتنہ و فساد کے طوفانوں اور ظلمتوں و ضلالتوں کے تہہ بہ تہہ اندھیروں میں ملک بھر کی تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی دینی قوتوں نے ملکی سیاست میں پہلی مرتبہ متحدہ دینی محاذ کے پلیٹ فارم سے مولانا سمیع الحق مدظلہ کی قیادت میں انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کرکے اسلام کے نفاذ کا علم لہرا دیا۔

اس موقع پر ہم دینی محاذ کی قیادت اور ملک بھر کے بہی خواہانِ دین و ملت سے صرف اتنی سی گزارش

کریں گے کہ جس عنوان، جس نظام، جس منشور اور جس جھنڈے تلے تم لوگ جس سرزمین میں اسلامی شریعت کی قلمیں لگانے کی مہم چلا رہے ہو وہ بڑی سخت ہے اور سیم و تھور زدہ بھی، معاشرہ سراسر غیر اسلامی ہے، اکثریت بے دینوں ملحدوں، مفاد پرستوں اور دنیا داروں کی ہے اس لیے اس مشن میں مزاحمت بھی شدید بلکہ شدید تر ہو گی۔

اکتوبر تک کے قلیل ترین عرصہ مہلت میں اب دیکھنا یہ ہے اس شور زدہ اور سخت زمین میں بیج بونے اور اس کے بار آور ہونے کے لیے کیسے سازگار بنایا جا سکتا ہے؟ دینی کی قیادت کے لیے یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ اس کے لیے بڑی حکمت بڑے حوصلہ، قوتِ فیصلہ اور تدبر کے ساتھ واضح، بے غبار اور مثبت حکمتِ عملی کی ضرورت ہے ہماری اور تمام اسلامیان پاکستان کی دل کی دھڑکنیں تمہارے ساتھ ہیں خدائے حی و قیوم تمہارا حامی و ناصر ہو۔ (عبدالقیوم حقانی)

قارئین "الحق" سے ضروری گذارش

ماہنامہ "الحق" کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر کی اشاعت پر بہت سے قارئین اس انتظار میں ہیں کہ انہیں یہ نمبر معمول کے خریداری چندہ کے عوض میں بھیج دیا جائے گا، بعض حضرات کے خطوط آتے ہیں کہ انہیں اب تک یہ نمبر کیوں وی۔ پی نہ بھیجا جا سکا۔ بہت دوستوں کو یہ شکایت بھی ہے کہ مستقل خریدار ہونے کے ناطے انہیں ۲۰۰ روپے میں کیوں دیا جا رہا ہے —— لہٰذا گذارش یہ ہے ۱۲۲۵ صفحات کی یہ ضخیم خصوصی اشاعت جس پر ادارہ کا ساڑھے تین لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔ تجارتی اشاعتی اداروں کے اصول کے مطابق فی نسخہ ۹۰۰ روپے قیمت ہونی چاہیئے مگر ادارہ نے اپنے مستقل قارئین کو اصل لاگت سے بھی کم صرف ۲۰۰ روپیہ میں یہ عظیم تاریخی دستاویز مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے، اور ڈاک خرچہ بھی اپنے ذمہ لیا ہے۔ لہٰذا اپنے تمام قارئین سے یہی گذارش ہے کہ وہ بذریعہ منی آرڈر واجبی قیمت ناظم الحق کے نام بھیج دیں اور کوپن پر اپنا صاف پتہ تحریر فرما دیں تاکہ خصوصی اشاعت بھیجی جا سکے۔ آرڈر میں تاخیر دوسرے ایڈیشن کے انتظار کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔

(ادارہ)